بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰	۲۰ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ ۱۷ نبوت ۱۳۵۰ ہش ۱۷ نومبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۶۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۶ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۵ نبوت کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ - ۱۶ نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں:-

" طبیعت ویسی ہی رہتی ہے آجکل درد بدن اور درد کمر کی تکلیف بہت زیادہ ہے۔ الحمد للہ کہ سردرد نہیں ہے۔

خطوط کے جواب یہاں آکر حتی المقدور ملوا رہی ہوں۔ پھر بھی بہت پُرانے پشاور والے خطوط ہونگے ضروری بھی۔ جن کے جواب نہ دیئے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے خاص احسان سے دعا کی توفیق سب کے لئے مل رہی ہے۔ آپ سب بہنیں بھائی بھی مجھے اور ہمارے سب خاندان اور ہمارے بچوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی اور سلامتی کے لئے بہت بہت دعا کی ضرورت ہے۔ والسلام مبارکہ"

یکم رمضان المبارک (۲۰ اکتوبر) بروز جمعہ کو مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب مربی سلسلہ نے احمدیہ ہال کراچی میں میرے پوتے عزیز ملک محمود رشید جاوید نیئرال انٹرنیشنل لمیٹڈ لاہور ابن عزیز ملک محمد صدیق صاحب اسٹیشن ماسٹر بادامی باغ لاہور کا نکاح مبلغ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ سیدہ ناصرہ محمود سلمہا بنت مکرم سید محمود احمد صاحب نارتھ ناظم آباد کراچی سے پڑھا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ خاکسار قریباً سوا مہینہ سے بغرض علاج کراچی میں مقیم ہے پہلے کی نسبت افاقہ ہے احباب میری صحت کاملہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

ملک فضل حسین [illegible] کراچی

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی دوسری قسط کی ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ نبوت (نومبر ۱۹۷۱ء) ہے۔ اس تاریخ تک کُل وعدہ کا ساٹھ فیصد ضرور ادا ہو جانا چاہیئے۔

امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ اپنے اپنے ہاں وصولیٔ رقوم کے لئے ایسا مؤثر انتظام فرمائیں کہ کوئی بقایا دار نہ رہ جائے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کی حفاظت کا ایک پہلو یہ ہے کہ تم سچے مُسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ

دُوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خُوبیوں کو دُنیا میں پھیلاؤ اور اس کی ضرورتوں کو پُورا کرو!

"اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اوّل تو یہ پہلو ہے کہ تم سچے مُسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔ اور دُوسرا پہلو یہ ہے کہ اُس کی خوبیوں اور کمالات کو دُنیا میں پھیلاؤ۔ اس پہلو میں مالی ضرورتوں اور امداد کی حاجت ہے اور یہ سلسلہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسی ضرورتیں پیش آتی تھیں، اور صحابہؓ کی یہ حالت تھی کہ ایسے وقتوں پر بعض اُن میں سے اپنا سارا ہی مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیتے اور بعض نے آدھا دے دیا اور اس طرح جہاں تک کسی سے ہو سکتا فرق نہ کرتا ...... خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وُہ اسلام کے روشن چہرہ پر سے وُہ حجاب جو پڑا ہوا ہے دُور کر دے اور اسی غرض کے لئے اُس نے مجھے بھیجا ہے۔

یقیناً یاد رکھو کہ خدا ہے اور مَر کر اُس کے حضور ہی جانا ہے۔

کون کہہ سکتا ہے کہ سال آئندہ کے انہیں دنوں میں ہم میں سے یہاں کون ہوگا اور کون آگے چلا جائے گا۔ جبکہ یہ حالت ہے اور یہ یقینی امر ہے پھر کس قدر بدقسمتی ہوگی اگر اپنی زندگی میں قدرت اور طاقت رکھتے ہوئے اس اصل مقصد کے لئے سعی نہ کریں۔ اسلام تو ضرور پھیلے گا، اور وُہ غالب آئے گا کیونکہ خُدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے مگر مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اسکی اشاعت میں حصّہ لیں گے۔ یہ خُدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اُس نے تمہیں موقعہ دیا ہے۔ یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وُہی زندگی ہے جو مَرنے کے بعد عطا ہوگی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اُسی دنیا اور اسی زندگی سے شروع ہو جاتی ہے اور اسکی تیاری بھی یہاں ہی ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۲۳ و ۳۲۴)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ ارنبوت ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نفسِ امّارہ اور شیطان کی غلامی سے نجات کا معیار

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے فرض شناس بندوں اور فرائض سے غافل بندوں کے باہمی فرق کو واضح کرنے کے لئے ایک نہایت لطیف تمثیل کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ تمثیل یہ ہے:۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (النحل آیت ۷۶)

یعنی اللہ تعالیٰ (تمہارے سمجھانے کے لئے) ایک ایسے بندے کی حالت بیان کرتا ہے جو غلام ہو اور جو کسی بات کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو اور (اس کے مقابلہ میں وہ اُس بندہ کی حالت بھی بیان کرتا ہے) جسے ہم نے اپنے پاس سے اچھا رزق دیا ہو اور وہ اس میں سے پوشیدہ طور پر بھی اور اعلانیہ طور پر بھی خرچ کرتا ہو۔ کیا وہ (یعنی دونوں قسم کے لوگ) برابر ہوسکتے ہیں؟ (مراد یہ ہے کہ وہ ہرگز برابر نہیں ہوسکتے، دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے) ہر تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے۔ (ہر چند کہ دونوں کی حالتوں میں فرق واضح ہے، اسکے باوجود) ان میں اکثر لوگ ایسے ہیں جو اس فرق کو سمجھتے نہیں۔

اِس مثال میں پہلا شخص وہ ہے جو ہوا و ہوس کا غلام ہوتا ہے اور اس کی ہوا و ہوس اُسے اپنے مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے نہیں دیتی۔ اسے یہ قدرت اور طاقت ہی حاصل نہیں ہوتی کہ وہ اپنے مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرسکے، اس لئے اسے اپنی جملہ استعدادوں اور اموال کو خدا اور اس کے دین کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق ہی نہیں ملتی اور اس لحاظ سے وہ بے نصیب رہتا ہے۔ برخلاف اسکے دوسرا شخص وہ ہوتا ہے جو ہوا و ہوس کا غلام نہیں ہوتا بلکہ خدا کی رضا کو مقدم رکھتا ہے اور اپنی استعدادوں اور اپنے اموال کو اپنا نہیں سمجھتا بلکہ انہیں خدا کی دین تصور کرتا ہے اور پوشیدہ طور پر بھی اور اعلانیہ طور پر بھی خدا کی اور اُس کے دین کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اوّل الذکر خدا کے فضل اور اس کی رحمت کو جذب کرنے سے محروم رہتا ہے اور مؤخر الذکر خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کو جذب کرتا اور انعاماتِ الٰہیہ کا مورد بنتا چلا جاتا ہے۔ ظاہر ہے دونوں برابر نہیں ہوسکتے۔ ایک محروم ازلی ہے اور دوسرا بامراد و فائز المرام۔

یہ مثال بیان کرکے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ باور کرایا ہے کہ وہ ہوا و ہوس کے غلام نہ بنیں اور اپنے اموال کو خدا کی راہ میں خرچ نہ کرکے اپنے آپ کو خدائی افضال و انعامات سے محروم نہ کریں بلکہ وہ اُن اموال کو جو خدا تعالیٰ نے انہیں رزقِ حسن کے طور پر عطا کئے ہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرکے اُسکے حقیقی عبد بنیں اور عند اللہ خدائی افضال و انعامات کے وارث قرار پائیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرزندِ جلیل کی حیثیت سے آخری زمانہ میں اسی لئے مبعوث فرمایا کہ تا آپ مسلمانوں کو ہوا و ہوس اور شیطان کی غلامی سے نجات دلا کر انہیں عباد الرحمٰن میں شمولیت کا شرف عطا فرمائیں اور انہیں سابق بالخیرات بنا کر اس قابل بنا دیں کہ وہ اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں خرچ کرکے اسلامی کاموں کو انجام دینے کے لئے عاشقِ زار کی طرح فدا ہونے کے لئے تیار ہو جائیں۔ چنانچہ آپ نے سلسلۂ بیعت کا آغاز کرنے سے قبل اس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمیٔ طائفۂ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو۔ اور وہ برکت کلمۂ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ اُن نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ اور نااتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور نہ اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں۔ بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں، یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشقِ زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔" (اشتہار ۴ر مارچ ۱۸۸۹ء)

حضور علیہ السلام نے بیعت کی غرض پر ہی روشنی نہیں ڈالی بلکہ یہ بھی واضح فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو مبعوث ہی اس لئے کیا ہے کہ تا آپ جملہ بیعت کنندگان کو نفس اور شیطان کی غلامی سے نجات دلا کر انہیں اس قابل بنائیں کہ وہ اپنی جملہ استعدادوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرکے اسلام کو غالب کرنے کا وسیلہ ٹھہریں۔ سو ایسا ہی ہوگا اور ہو کر رہے گا۔ کیونکہ یہ اس خدا کا فیصلہ ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ چنانچہ آپ نے مزید فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامتِ خاص سے اس عاجز کی دُعاؤں اور اِس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے، اور اُس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے کہ تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے اور ان کے لئے وہ رُوحِ قدس طلب کروں جو ربوبیتِ تامہ اور عبودیتِ کاملہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور رُوحِ خبیثہ کی تکفیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفسِ امّارہ اور شیطان کے تعلقِ شدید سے جنم لیتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ان کے لئے جو داخلِ سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔" (ایضاً)

ایک دُنیا جانتی ہے کہ یہ محض ایک دعویٰ ہی نہیں تھا بلکہ ایک خدائی بشارت تھی جو من و عن پوری ہوئی۔ سو ہمیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے وہ بندے ہیں جنہیں اُس نے اپنے ایک عظیم الشان مامور کے ذریعہ نفسِ امّارہ اور شیطان کی غلامی سے نجات دلائی ہے اور ہمیں اس قابل بنایا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال بے دریغ خرچ کرتے چلے جائیں۔ بڑا ہی بدقسمت ہوگا وہ شخص جو نفسِ امّارہ اور شیطان کی غلامی سے نجات پانے کے بعد پھر اس غلامی کی طرف لوٹ جائے اور خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ کا مصداق قرار پائے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اس امر کا جائزہ لیتے رہنا چاہیئے کہ آیا وہ اپنی استعدادوں اور اپنے اموال کو خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کرنے کی توفیق پا رہا ہے یا نہیں۔ اگر پا رہا ہے تو وہ کامیاب و بامراد ہے۔ بصورت دیگر وہ سراسر گھاٹا پانے والوں میں سے ہے۔ نفسِ امّارہ اور شیطان کی غلامی سے نجات کا یہ ایک خاص معیار ہے اور اس پر ہم میں سے ہر ایک کا پورا اترنا از بس ضروری ہے۔

خندہ پیشانی اور پاکیزہ کلامی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خندہ پیشانی، کشادہ روئی اور پاکیزہ کلامی ایک ایسا خُلق ہے جس پر انسان کو کچھ بھی خرچ نہیں کرنا پڑتا اور انسان اس خُلق کو اپنا کر بے انداز اجر و ثواب کا مستحق بن سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ارشادات ہدیۂ قارئین ہیں:۔

(۱) حضرت عدیؓ بن حاتم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے بچاؤ کرلو اگرچہ ایک چھوہارے کا ٹکڑا صدقہ کرنے سے ہو سکے۔ اگر یہ بھی میسّر نہ ہو تو پاکیزہ کلامی ہی سے سہی۔ (بخاری و مسلم)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پاکیزہ کلمہ بھی صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۳) اسی طرح حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیک کاموں میں سے کسی عمل کو حقیر مت سمجھو خواہ وہ یہ ہو کہ تُو اپنے بھائی سے کشادہ رُوئی سے ملاقات کرے۔ (مسلم)

صدقہ ہر مسلمان پر واجب ہے

بالعموم سمجھا یہ جاتا ہے کہ صدقہ وہی دے سکتا ہے جس کے پاس مال ہو اور اس کا دینا اُسی پر واجب ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے لئے مال کی کوئی شرط نہیں لگائی بلکہ فرمایا یہ ہے کہ صدقہ دینا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ:۔

ہر مسلمان پر صدقہ دینا واجب ہے۔ اگر کسی مسلمان کے پاس کچھ نہ ہو تو محنت مزدوری سے اپنی گزر کرے اور جو بچے اس سے خیرات کرے۔ اور جو محنت مزدوری نہ کرسکے تو دردمند محتاج کی حتی المقدور مدد کرے۔ اگر یہ بھی نہ کرسکے تو نیک کام کی ہدایت کرے۔ جو یہ بھی نہ ہو تو خود بُرائی سے بچے یہی اس کے واسطے صدقہ ہے۔

الغرض راہِ خدا میں مال خرچ کرنا ہی صدقہ نہیں ہے بلکہ مال نہ ہونے کی صورت میں بھی صدقہ دیا جا سکتا ہے اور اس رنگ میں بھی ہر امیر غریب کو صدقہ دینا چاہیئے۔ اوّل تو دوسروں کو نیکی کی ہدایت کرے دوسرے خود شر سے بچے۔ نیکی کی تلقین کرنا اور خود شر سے بچنا بھی بجائے خود صدقہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منافق کون ہوتا ہے

مکرم انعام الحق صاحب کوثر ربوہ

(۴)

قرآن کریم نے علامت حسد کی ان الفاظ کے ساتھ نشان دہی کی ہے:۔

"اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ
تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكَ
مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ
اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ
وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ"
(توبہ - ۵۰)

گویا تیسری علامت حسد ہے اور یہ نفاق کیونکر ان میں پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا

"فاعقبهم نفاقا فی
قلوبهم الی یوم یلقونه
بما اخلفوا الله
ما وعدوه وبما کانوا
یکذبون"

یعنی بوجہ خلاف ورزی اور جھوٹ کے ان میں نفاق کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

چوتھی علامت "الا انهم هم المفسدون" کے الفاظ سے بتلائی کہ وہ زمین پر فساد اور شر پھیلاتے ہیں اور حالت ان کی یہ ہوتی ہے کہ فساد پھیلاتے ہوئے بھی یہ خیال کرتے ہیں کہ گویا ہم اصلاح کر رہے ہیں یا لوگوں پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم تو بس اصلاح چاہتے ہیں ہمارا مقصد اعتراضات کرنا نہیں۔ چنانچہ اس قسم کے لوگوں کے بارہ میں فرمایا:۔

"افمن زین له سوء عمله
فراٰه حسنا"

اور یہی ان کی بڑی علامت ہے۔ چنانچہ وہ مختلف طریقوں پر فساد پھیلاتے اور فساد کا موجب بنتے ہیں اور عوام الناس پر مختلف رنگوں اور صورتوں میں ان کا فساد ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ مثلاً وہ مومنین میں باہم اختلاف اور افتراق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور مخاصمہ وجدال پیدا کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ جیسا کہ غزوہ بنی مصطلق میں مہاجرین اور انصار میں کسی بات پر اختلاف ہو گیا تو عبداللہ بن ابی بن سلول نے انصار سے کہا کہ تم نے خواہ مخواہ مہاجرین کو سر پر چڑھا رکھا ہے اگر تم ان کو چھوڑ دو تو یہ سب تتر بتر ہو جائیں گے اس کا ذکر قرآن کریم نے ان الفاظ میں کیا ہے:۔

"هم الذین یقولون لا
تنفقوا علی من عند رسول
الله حتی ینفضوا۔"
(منافقون ع ۱)

اور مسجد ضرار بنانے کا اصل مقصد بھی یہی تھا کہ مسلمانوں میں باہم اختلاف پیدا کیا جائے۔ چنانچہ قرآن کریم نے مسجد ضرار بنانے کے مقاصد بیان کرنے کے ساتھ ساتھ منافقین کی چند علامات بھی بتلا دیں۔ فرمایا:۔

"والذین اتخذوا مسجدا
ضرارا وکفرا وتفریقا
بین المؤمنین وارصادا
لمن حارب الله ورسوله
من قبل" (توبہ - ۱۰۷)

چنانچہ ابو عامر راہب نے یہ مسجد اس لئے بنوائی تھی تاکہ مسلمانوں میں باہم اختلاف پیدا کرنے کے بعد یہاں مشورے کرکے قیصر کے پاس جائے اور پھر مسلمانوں پر ایک بھرپور حملہ کروائے اس حالت میں کہ مسلمانوں کی ایک بڑی جمعیت کو اپنے ساتھ شامل کرے اور مسلمانوں کا شیرازہ بکھیر دے۔ چنانچہ عام مسلمانوں کی توجہ اس طرف مبذول کرانے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں آنے کی نماز کی دعوت دی۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے آگاہ کر دیا وہ سمجھا کہ شاید کسی نے مخبری کی ہے۔ اسلئے بھاگ کر رومیوں کے پاس پہنچا (جس سے جنگ تبوک کے لئے حضور صلعم اور صحابہ کو جانا پڑا) حضور نے مسجد ضرار کو گرانے کا حکم دیا۔

منافق قومی گنہگاروں کی پیٹھ ٹھونکتے ہیں تا وہ جوش میں آ کر اسلام سے برگشتہ ہو جائیں اور اسکے مخالف کھڑے ہو جائیں۔ جیسا کہ حضرت کعب بن مالک کو شاہ غسان کی طرف سے خط موصول ہوا جسے انہوں نے جوش ایمان کی وجہ سے تنور میں ڈالا۔

پانچویں علامت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تعلقداروں پر اعتراض کرنا ہے۔ جیسا کہ اعتراض کیا

"هو اذن" (توبہ - ۶۱)

کہ یہ تو بس شکائتیں ہی سنتا رہتا ہے۔

اس طرح وہ اور کئی قسم کے اعتراضات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کرتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ آتا ہے۔

"ومنهم من یلمزك فی
الصدقٰت فان اعطوا
منها رضوا وان لم
یعطوا منها
اذا هم یسخطون"
(توبہ - ۵۸)

منافق بعض اوقات رسول کی علی الاعلان ہتک بھی کر دیتے تھے تا مومنین کے دل سے آپ کی قدر و منزلت اور عزت و محبت کم ہو جائے۔ جیسا کہ عبداللہ بن ابی بن سلول کے بارہ میں آتا ہے کہ اس نے کہا:۔

"لئن رجعنا الی المدینة
لیخرجن الاعز منها
الاذل" (منافقون)

اور بعض دفعہ تو ناپاک بہتان لگانے سے بھی باز نہیں رہتے تھے۔ جیسا کہ واقعہ افک میں کہا گیا فرمایا

"والذین یؤذون المؤمنین
والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا
فقد احتملوا بهتانا واثما
مبینا" (نور)

اور اس سے ان کا مقصد مومنین کے احساسات اور جذبات کو مجروح کرنا ہوتا ہے اور یہ منافقین تو مومنین پر بھی اعتراض کرتے ہیں۔ فرمایا

"الذین یلمزون المطوعین
من المؤمنین فی الصدقٰت
والذین لا یجدون الا
جهدهم فیسخرون
منهم" (توبہ - ۷۹)

چنانچہ ابو عقیل رضی اللہ عنہ ایک صاع غلہ لائے تو ہنس پڑے اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف چار ہزار درہم لائے تو کہا ریاکاری کے لئے اتنے درہم لائے ہیں۔

چھٹی علامت

مخالفین کو مقابلہ کے لئے بڑھاتے ہیں۔ اور اس کے لئے اپنی مدد بھی پیش کرتے ہیں۔

"الم تر الی الذین نافقوا
یقولون لاخوانهم الذین
كفروا من اهل الكتاب
لئن اخرجتم لنخرجن
معكم ولا نطيع فيكم
احدا ابدا وان قوتلتم
لننصرنكم والله يشهد
انهم لكاذبون"
(حشر ع ۲)

یہی وہ کلمات ہیں جو عبداللہ بن ابی یہودیوں سے کہا کرتا تھا یاد رہے کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے منافقین کو کفار کا بھائی قرار دیا ہے اور پھر یہ بھی بتلایا کہ وہ مدد کرتے نہیں صرف منافقین سے وعدے ہی کرتے ہیں اور ان کے یہ اقوال سراسر جھوٹ پر مبنی ہوتے ہیں

بعض اوقات یہ منافقین طرح طرح کے حربوں سے مومنین کو بددل اور خوفزدہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک حربہ پریشان کن افواہوں کا پھیلانا ہے کہ تا کمزور مومنین مصائب و مشکلات سے گھبرا کر مذہب سے روگرداں ہو جائے۔ جیسا کہ بتلایا:۔

"واذا جاءهم امر من
الامن او الخوف اذاعوا به"
(نساء رکوع ۱۱)

امر امن کو اسلئے پھیلاتے اور مشہور کرتے ہیں تا مومنین کوشش و جہاد کو ترک کر دیں اور آرام سے بیٹھ جائیں اور پھر موقع تلاش کرکے انہیں نقصان پہنچایا جا سکے۔ اور امر خوف اس لئے پھیلاتے ہیں تا کمزور دل مومنین جنگ سے فرار ہو جائیں جیسا کہ جنگ احزاب میں

"واذ قالت طائفة
منهم یاهل یثرب
لا مقام لکم فارجعوا"
(الاحزاب - ۱۴)

اور بعض اوقات بڑے ناصحانہ انداز میں مومنوں پر اعتراض بھی کر دیتے ہیں جیسا کہ آتا ہے

"اذ یقول المنافقون
والذین فی قلوبهم
مرض غر هؤلاء دینهم"

کہ خواہ مخواہ اپنے اموال اور نفوس کو برباد کر رہے ہیں۔ اور ایسا کہنے سے ان کا مقصد یہ ہوتا ہے تا مومنین دین کے لئے قربانیاں ترک کر دیں۔

ساتویں علامت

"واذا لقوا الذین امنوا قالوا
امنا واذا خلوا الی شیطینهم
قالوا انا معکم انما نحن مستهزءون"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی ان کا یہ طریق ہے کہ مسلمانوں کے سامنے بڑے پختہ ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور پھر جب منافقین اسلام سے ملتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ یعنی ہم ظاہری طور پر ایمان کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ حالانکہ ہم دل سے تو اس دین کے منکر ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا "قالوا آمنا بأفواههم ولم تؤمن قلوبهم" (آل عمران ع۶) یعنی ایسی بات کا اظہار کرتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں گویا "يقولون بأفواههم ما ليس في قلوبهم" (آل عمران ع۱۷) الغرض دعویٰ تو ایمان کا کرتے ہیں حالانکہ "قد دخلوا في الكفر وهم قد خرجوا به" (مائدہ ع۹) اور یہ کیونکر علم ہو کہ ان کے دل ایمان نہیں لائے فرمایا۔

"اذا قاموا الى الصلوٰة قاموا كسالىٰ" اسی طرح "ولا يأتون الى الصلوٰة الا كسالىٰ" کہ وہ نمازوں میں حد درجہ سستی کرتے ہیں۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز فجر اور عشاء منافقین پر ہی گراں ہوتی ہیں۔

آٹھویں علامت

عادت آنحضرتؐ "انما نحن مستهزءون" کے الفاظ سے بتلائی کہ وہ ایمان کو ہنسی اور مذاق سمجھتے ہیں اور اگر جماعت مومنین اُن سے کفار سے متعلق کے بارہ میں استفسار کرے تو کہہ دیتے ہیں کہ وہ تو ہمارا مذاق تھا ان کے بارہ میں فرمایا۔

ولئن سألتهم ليقولن انما كنا نخوض ونلعب قل أبالله وآياته ورسوله كنتم تستهزءون۔

(توبہ ۶۵)

نویں علامت

یہ کہ مومنین کے ایمانوں میں تزلزل پیدا کرنے اور انہیں ان کے دین سے منحرف کرنے کے لئے تھوڑا سا وقفہ پڑ جانے پر پیشگوئیوں کو غلط اور جھوٹا قرار دے کر مشہور کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا۔

واذ يقول المنافقون والذين في قلوبهم مرض ما وعدنا الله ورسوله الا غرورا۔ (احزاب ۱۳)

چونکہ وہ اپنے آپ کو اہل ایمان کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس لئے منافقین ان کے بیانات کو خوب اچھالتے ہیں۔ اس طرح ان کو دین کے بدنام کرنے اور اسے جھوٹا کہنے کا خوب موقع مل جاتا ہے۔ حالانکہ وہ اہل ایمان نہیں ہوتے۔ یا یہ کہ پیشگوئیوں کی غلط طور پر تاویلیں کر کے یا اسے ظاہری معنوں پر محمول کر کے پیشگوئی کے پورا ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں تا اہل ایمان پیشگوئیوں کو غلط سمجھ کر دین سے منحرف ہو جائیں ورنہ کم از کم جو بھی ایمان لانے والے ہیں وہ ایمان لانے سے رک جائیں اور ان کے دلوں میں کجی پیدا ہو جائے۔

دسویں علامت

قربانی یا جنگ کا موقعہ ہو تو بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اور صاف کہہ دیتے ہیں

لو نعلم قتالا لاتبعناكم

(آل عمران ۱۶۷)

یا عین جنگ کے موقعہ پر اس میں شمولیت نہ کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں اور پھر اس کے لئے جھوٹے عذر پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا۔

ومنهم من يقول ائذن لي ولا تفتني"۔ (توبہ)

اور وہ معذرت اس لئے کرتے ہیں کہ جانوں اور نفوس کی حفاظت کے لئے ہی تو انہوں نے نفاق اختیار کیا تھا۔ چنانچہ جنگ تبوک میں نہ شامل ہونے والوں کو جنہوں نے جھوٹے عذر رسول کریم صلعم کے حضور پیش کئے۔ خدا تعالیٰ نے انہی منافق قرار دیا۔ سوائے ان تین صادقین کے جن کی توبہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔

گیارہویں علامت

قرآن کریم نے ان کی "امر بالمنکر اور نہی عن المعروف" بیان کی ہے۔ فرمایا۔

"المنافقون والمنافقات بعضهم من بعض يأمرون بالمنكر وينهون عن المعروف" (توبہ ۶۷)

چونکہ بعض منافق میں کوئی اچھی بات نہیں ہوتی اس لئے وہ تحریکیں بھی غیر پسندیدہ اور غیر شرعی امور کی ہی کرتا ہے تا قوم کے اندر شریعت کے احکام کی مخالفت کی عادت اور برائیاں پھیل جائیں اور نیکیاں مٹ جائیں اور وہ ایسا اسلئے کرتے ہیں تا قوم بدنام اور ذلیل ہو جائے اور پھر ایسی صورت میں اس کی ترقی خود بخود رک جائے گی اور وہ تنزل کی طرف گامزن ہو جائے گی۔ منافقین کی علامات میں سے "يصدون عنك صدودا" بھی ہے کہ وہ نبی کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کرتے۔ اسی طرح منافقین کی خیرخواہی چاہنے والے اور ان کے ساتھ بیٹھنے والوں کو بھی منافق ہی قرار دیا گیا ہے۔

الغرض وہ منافقین جو اعتقادی طور پر منافق ہوتے ہیں چونکہ ان کا مقصد دین کے اندر فساد اور انتشار پھیلانا ہوتا ہے اس لئے وہ مختلف طریقوں اور حربوں سے اپنے مقصد کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے مختلف حربوں اور ہتھکنڈوں سے ہی ان کے نفاق پر اطلاع ہو سکتی ہے اور ان کے یہ ہتھکنڈے ہی ان کی علامات ہیں۔

منافق کا مقام

قرآن کریم نے منافقین کو کفار کے بھائی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

الم تر الى الذين نافقوا يقولون لاخوانهم الذين كفروا"

حدیث شریف میں منافق کو اس طور پر بیان کیا گیا ہے۔

"مثل المنافق مثل الشجرة الارز لا تهتز حتى تستحصد"

(ترمذی ابواب الامثال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حکم زمانہ فرماتے ہیں۔

"یقیناً یاد رکھو کہ منافق کافر سے بھی بدتر ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم)

قرطبی — "اگر نفاق دل میں ہے تو کفر ہے۔" امام بیضاوی نے امام کشاف کا قول اس بارہ میں منقول کیا ہے۔

"وقيل المنافقين اخراطهم في سلك الكفرة۔"

امام ابوبکر بن العربی المالکی جامع ترمذی کے حاشیہ میں تحریر کرتے ہیں۔

"فان كان في التوحيد كان كفرا صريحا وان كان في الاعمال كانت معصية وكان نفاقا دون نفاق"

نفاق کی سزا

دنیاوی طور پر منافقین کے جنازہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کیا گیا۔ نیز ان کے بارہ میں یہ تعلیم دی۔ فان تولوا فخذوهم واقتلوهم حيث وجدتموهم ولا تتخذوا منهم وليا ولا نصيرا۔

(نساء ۹۰)

یعنی اگر بعد از تبلیغ اور سمجھانے کے پھر نفاق پر مصر ہوں تو ان کی سزا سوائے قتل کے اور کچھ نہیں نیز کہ مومنین ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔

اخروی زندگی کے لحاظ سے فرمایا۔

ان المنافقين في الدرك الاسفل من النار۔

نیز فرمایا۔

"وعد الله المنافقين والمنافقات والكفار نار جهنم خالدين فيها هي حسبهم ولعنهم الله ولهم عذاب مقيم۔" (توبہ ۶۸)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو قسم کے منافقین سے جماعت مومنین کو پاک رکھے اور جن میں یہ کمزوری ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحیح اور پختہ ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

درود شریف کی غرض

تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہو

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جب ہم درود شریف پڑھتے ہیں تو ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ جذبہ یاد آجاتا ہے اور ہمارے دلوں میں بھی یہ خواہش موجزن ہوتی ہے کہ تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہو اور کیا آبادیوں اور کیا ویرانے ہر جگہ اللہ اکبر کی آواز بلند ہو...... مومن کے دل میں یہ تڑپ ہوتی ہے کہ میں وہاں اللہ کا نام بلند کروں جہاں کسی نے بھی نہیں کیا۔"

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ موجودہ زمانہ میں جماعت احمدیہ کو سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعودؓ کی فرمودہ سکیم کے مطابق ایک وسیع پروگرام کے تحت اکناف عالم میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے نام کو بلند کرنے کے لئے غیر ممالک میں مساجد کی تعمیر کا کام شروع کیا ہوا ہے اور ان مساجد سے دن میں پانچ وقت اللہ اکبر کی آواز بلند ہو رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مبارک ہیں وہ لوگ جو اکناف عالم میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحان انصار اللہ سہ ماہی چہارم ۱۳۵۰ہش (۱۹۷۱ء)

فتح سال رواں کے لائحہ عمل کے مطابق اراکین انصار اللہ کی سہ ماہی چہارم کا امتحان مورخہ ۱۰ فتح دسمبر بروز جمعہ برائے ربوہ اور ۱۲ فتح دسمبر بروز اتوار برائے بیرونی مجالس کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس امتحان کا نصاب حسب ذیل ہے :۔

۱۔ ضرورۃ الامام ۲۔ پانچ قرآنی دعائیں مع ترجمہ

۳۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی قبل از نبوت کے مختصر حالات

۴۔ پانچ مشہور صحابہ کرامؓ کے نام

اراکین سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے اس امتحان کی تیاری شروع کر دیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں شریک ہوں۔ مجالس جلد یہ اطلاع فرما دیں کہ ان کو کتنے پرچوں کی ضرورت ہوگی تاکہ اس کے مطابق انتظام کیا جا سکے۔ بغیر اطلاع کے شاید آپ کو پرچے نہ بھجوائے جا سکیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خدام بھائی توجہ کریں۔

تمام خدام کے لئے نومبر کے مہینہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" کا مطالعہ ضروری ہے۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اس بات کی نگرانی کریں کہ خدام اس کتاب کا مطالعہ کریں اور مہینہ کے اختتام پر اس کا امتحان لیا جائے۔ اور اسکی رپورٹ مرکز میں بھجوائی جائے۔

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہمیت اس روایت سے ہو سکتی ہے کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہیئے کہ کم از کم تین دفعہ ہماری کتب کا مطالعہ کریں۔ اور فرماتے تھے کہ جو ہماری کتب کا مطالعہ نہیں کرتا اس کے ایمان کے متعلق مجھے شبہ ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم صـ۷۸)

پس خدام توجہ سے حضور کی کتب کے مطالعہ کی عادت ڈالیں۔

دعائے مغفرت

میرے خاوند مکرم لے اے عظیم صاحب دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے مورخہ ۶ نومبر کو ڈھاکہ میں وفات پاگئے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ احباب کرام ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل کی توفیق دے آمین (عائشہ عظیم ڈھاکہ)

پمپول انٹی پمپل

کیل چھائیاں اور داغ دھبوں کے لئے مفید ہے۔

قیمت ۳٫۲۵ روپے

فرگرینٹ انٹی پمپل

عمدہ خوشبو کے ساتھ دن میں استعمال کے لئے ۔/۳ روپے

المنار دواخانہ ربوہ

انصار
اور
روحانیت کا مینار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

"تحریک جدید کی بنیادوں کو اتنا مضبوط کر دیا جائے کہ وہ دن قریب آجائیں کہ یہ مینار بلند تر ہو جائے۔ اور اسکی روشنی ساری دنیا میں پھیل جائے۔"

تحریک جدید کے مالی جہاد کے ذریعہ اسلام کی روشنی کو اکناف عالم میں پھیلایا جارہا ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کے تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ نے انصار کو خاص طور پر اسی امر کی نگرانی کے لئے مکلف فرمایا ہوا ہے اس لئے اب نئے سال کے اعلان کے پیش نظر جملہ مجالس انصار اللہ اس عظیم مقصد میں مقامی جماعتوں سے بھرپور تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار دو لڑکوں سے عرصہ پانچ سال سے بہرہ ہو چکا ہے۔ جسکی وجہ سے خاکسار و والدین سخت پریشان ہیں۔ قوت سماعت کے بحال ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ راجہ شاہد چک نمبر ۲۰ گجرات۔

Spotlit

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن کریم کے نزول کا آغاز ہوا

اِن ایّام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جود و کرم میں تیز ہوا سے بھی بڑھ جاتے تھے۔

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن کے تین معنے ہو سکتے ہیں۔

اوّل اس جگہ فی تعلیلیہ ہے اور آیت کے معنے یہ ہیں کہ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم اتارا گیا۔ یعنی رمضان المبارک کے روزوں کی اِس قدر اہمیت ہے کہ ان کے بارہ میں قرآن کریم میں خاص طور پر احکام نازل کئے گئے ہیں اور جس حکم کے بارہ میں قرآنی وحی نازل ہو اُس کے متعلق ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ وہ کتنا اہم اور ضروری ہو گا فی کے یہ معنے لغت سے بھی ثابت ہیں۔ چنانچہ عربی زبان میں کہتے ہیں تکلمت معک فی ھذا الامر میں نے تجھ سے اس امر کے متعلق گفتگو کی۔ اسی طرح قرآن کریم میں بھی اس کی مثال پائی جاتی ہے سورۂ یوسف میں امراۃ العزیز کے متعلق آتا ہے کہ اُس نے کہا فَذٰلِکُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ (یوسف آیت ۳۳) یہ وہ شخص ہے جس کے بارہ میں تم نے مجھے ملامت کی ہے۔ اسی طرح حدیث میں آتا ہے عُذِّبَتِ امْرَاَۃٌ فِیْ هِرَّۃٍ (بخاری جلد ۲ کتاب المساقاۃ) ایک عورت کو ایک بلّی کی وجہ سے عذاب دیا گیا کیونکہ اُس نے اسے بغیر کھلائے پلائے باندھ دیا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔

دوسرے معنے یہ ہیں کہ رمضان ایسا مہینہ ہے جس میں قرآن کریم کے نزول کا آغاز ہوا۔ چنانچہ حدیثوں سے صاف طور پر ثابت ہے کہ قرآن کریم کا نزول رمضان کے مہینہ میں شروع ہوا اور گو تاریخ کی تعیین میں اختلاف ہے لیکن محدثین عام طور پر ۲۴ تاریخ کی روایت کو مقدم بتاتے ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن حجر عسقلانی اور علامہ زرقانی دونوں نے اس روایت کو ترجیح دی ہے کہ قرآن کریم رمضان کی ۲۴ تاریخ کو اُترنا شروع ہوا تھا۔ (زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد اوّل ص۲۰۷ و بحر محیط جلد ۲ ص۳۹)

تیسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ رمضان میں پورا قرآن اتارا گیا جیسے احادیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اِنَّ جِبْرِیْلَ کَانَ یُعَارِضُنِی الْقُرْاٰنَ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً وَ اِنَّهٗ عَارَضَنِی الْاٰنَ مَرَّتَیْنِ (زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد ۸ ص۲۵۰ و ص۲۶۳) یعنی جبریل ہر سال رمضان کے مہینہ میں تمام قرآن کریم کا میرے ساتھ ایک دفعہ دَور کیا کرتے تھے۔ مگر اس سال انہوں نے دو دفعہ دَور کیا ہے جس سے میں سمجھتی ہوں کہ اب میری وفات کا وقت قریب ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی قرآن کریم نازل ہوتا ہے مگر رمضان المبارک کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں جس حد تک قرآن کریم نازل ہو چکا ہوتا تھا جبریل اس کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر دَور کیا کرتے تھے گویا دوسرے الفاظ میں دوبارہ تمام قرآن کریم آپ پر نازل کیا جاتا۔ بخاری کتاب بدء الوحی میں بھی یہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے اور زیادہ تر سخاوت آپ رمضان میں فرمایا کرتے تھے۔ جبکہ جبریل آپ سے ملتے تھے۔ اور جبریل رمضان کے مہینہ میں ہر رات آپ سے ملا کرتے تھے۔ اور تمام قرآن کریم کا آپ کے ساتھ مل کر دَور کیا کرتے تھے۔ ان دنوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بارش لانے والی ہوا سے بھی اپنے جود و کرم میں بڑھ جاتے تھے۔"

(تفسیر سورہ بقرہ ص۳۹۴، ۳۹۵)

مکرم چوہدری عبدالمومن خان صاحب کاٹھ گڑھی کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری عبدالمومن خان صاحب کاٹھ گڑھی ۱۲ نومبر کو نو بجے صبح بعمر ۶۰ سال میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ اسی روز ربوہ لایا گیا۔ اگلے روز ۱۴ نومبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

مکرم چوہدری صاحب مرحوم بہت نیک۔ بے شر اور عابد و زاہد انسان تھے۔ سب سے حسن سلوک کرتے تھے۔ نمازوں کی باجماعت پابندی کا خاص التزام رکھتے تھے آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت چوہدری عبدالسلام صاحب کاٹھ گڑھی کے بیٹے اور مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب ریٹائرڈ آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے چھوٹے بھائی اور مکرم ماسٹر عبدالسمیع صاحب ماسٹر عبدالرب صاحب انچارج تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے خسر تھے۔ ۱۹۳۵ء سے ۱۹۵۴ء تک متواتر ناصر آباد سندھ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اراضیات پر اکونٹنٹ کے فرائض تندہی سے ادا کرتے رہے۔

بیوہ اور تین لڑکیوں کے علاوہ جو سب شادی شدہ ہیں ایک لڑکا (چوہدری عبدالمغنی صاحب زاہد شاہد واقف زندگی) اپنی یادگار چھوڑا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

تحریک جدید کی مالی قربانی میں اضافہ

ایک ضروری تصحیح

مذکورہ بالا عنوان سے ایک نوٹ الفضل مورخہ ۱۶ نبوت ۱۳۵۰ہش (۱۶/۱۱/۷۱) صفحہ ۶ پر شائع ہوا ہے جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ میں اضافہ کی بابت لکھا گیا ہے کہ اس میں ۳۳ فی صد اضافہ ہوا ہے درحقیقت حضور ایدہ اللہ نے اپنے دو ہزار روپیہ کے وعدہ کو تین ہزار روپیہ تک بڑھا کر پچاس فی صد اضافہ فرمایا ہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ جماعت کے مخیر اور مخلص احباب امسال حضور ایدہ اللہ کا مقرر فرمودہ ٹارگٹ پورا کرنے کے لئے اپنے وعدوں میں غیر معمولی اضافہ پیش کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

گمشدہ کاپی

ایک کاپی جس پر میری ایجنسی کا حساب تھا مغرب کی نماز مسجد رحمت بازار میں ادا کرنے کے بعد سائیکل پر اپنے گھر جاتے ہوئے راستہ میں سائیکل سے کہیں گر گئی جس صاحب کو ملے میری دکان واقعہ غلہ منڈی میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

غلام احمد نسیم ایجنٹ غلہ منڈی ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴